ریسرچ اسکالر سے درخواست

محترم المقام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ پاکستان میں صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقی مجلات کی کمی محسوس کی جارہی تھی۔ جدید دور نے اہل علم کے سامنے متعدد نئے مسائل پیش کئے ہیں اور اب وقت کا تقاضا ہے کہ ماہرین اسلام ان مسائل کا حل تلاش کریں اس بارے میں علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر علمی حلقوں میں شعور وآگہی کو فروغ دیں۔

ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ایک باقاعدہ ادارتی مجلس کے تحت چلایا جائیگا جس میں قومی اور بین الاقوامی سطح کے جید علماء ڈاکٹرز پروفیسرز اور دانشور خواتین وحضرات شامل ہونگے۔ صرف وہی مضامین شائع کئے جائیں گے جن کو ریفری صاحبان کی منظوری حاصل ہوگی۔

اغراض ومقاصد اور مجوزہ عنوانات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

- جدید عصری فقہی مسائل پر علمی وتحقیقی مباحث پیش کرنا۔
- دور حاضر میں اجتماعی اجتہاد کے تصور کی روشنی میں مسائل کا علمی جائزہ۔
- امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا شرعی حل۔
- سائنس اور ٹیکنالوجی سے پیش شدہ مسائل کا جائزہ۔
- اسلامی اقتصادی نظام کی طرف ممکنہ پیش رفت۔
- نصاب تعلیم کو بہتر بنانے کے اور اساتذہ کی تدریسی ذمہ داریوں کو بہتر بنانے کے لئے سفارشات۔
- انسانی حقوق کے نفاذ میں موانع کا تعین اور انہیں دور کرنے کے لئے تجاویز۔

- دعوت وتبلیغ کا شرعی طریقہ کار اور وقت کے تقاضوں کے موافق ضروری مسائل و واقعات پر بحث۔
- علوم اسلامیہ کی اشاعت وترویج اور اسلامی نظام تعلیم وتربیت پر ضروری مباحثہ۔
- عصری ودینی علمی اداروں کے مناہج پر بحث۔
- اساتذہ کے حقوق وفرائض۔

حواشی اور حوالہ دینے کا مجوزہ منہج

علمی اور تحقیقی مضمون لکھتے وقت اس اَمر کا اہتمام ضروری ہے کہ قاری کو تحریری کاوش کے مآخذ اور مصادر سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کہ مضمون کے آخر میں ترتیب کے ساتھ حوالہ جات کا مکمل ذکر کیا جائے اور اگر مناسب ہو تو مزید توضیحی نکات کا اندراج بھی کیا جائے۔ علوم اسلامیہ کی مجلس ادارت نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل منہج تجویز کیا ہے۔ محققین اور مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی تحریری کاوش ارسال کرتے وقت اسی منہج کو پیشِ نظر رکھیں تا کہ مضامین میں یکسانیت برقرار رہے۔

1- اگر کسی کتاب کا حوالہ دینا ہے جس کا ایک ہی مصنف/ مؤلف ہے تو مصنف/ مؤلف کا نام اس کے بعد کتاب کا نام اس کے بعد مطبع اور سن اشاعت اور پھر صفحہ نمبر کا اندراج کیا جائے صفحہ/صفحات کیلئے "ص" بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً:

مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سیرت نبوی ﷺ قرآنی. مکه. بکس بیرون موچی دروازه، لاهور ۱۹۸۸، ص ۷۸.

مصنف، کتاب اور دیگر جدا جدا مطلوبہ معلومات کے درمیان سکتہ (comma) کا اہتمام ضروری ہے تا کہ کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہو تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ لاہور اور ۱۹۸۸ کے درمیان اور ص ۷۸ کے درمیان سکتہ کی ضرورت نہیں حوالہ کی تکمیل کے بعد ختمہ (full stop) ڈال دیا جائے اگر مصنف/ مؤلف کا نام یا سال اشاعت معلوم نہ ہو تو لکھا جائے کہ مصنف/

مؤلف نا معلوم یا مطبع / سال اشاعت نا معلوم۔

2- اگر مصنف / مؤلف ایک سے زیادہ ہوں تو دونوں مصنفین / مؤلفین کے ناموں کا اندراج اسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب سے ان کا ذکر کتاب کے سرورق پر کیا گیا ہے۔ اگر مصنفین / مؤلفین دو سے زیادہ ہوں تو صرف دو اوّل الذکر کا اندراج کافی ہے اور اس کے بعد اور دیگر کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

3- اُردو اور عربی میں عام طور پر طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم اگر مصنف / مؤلف کی شہرت کسی خاص لاحقے / سابقے / کنیت / لقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس اصل غیر معروف نام کو بین القوسین درج کیا جائے مثلاً: ابن اثیر (عزالدین علی بن محمد)

4- اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں مختلف محققین / مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعہ کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کرنا چاہیے۔ مثلاً:

ڈاکٹر انعام الحق کوثر ، نصابی کتب کی فنی تدوین ، اُردو میں فنی تدوین ، تہذیب و ترتیب : ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی ومقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱ ، ص ۹۸ تا ۱۱۰ ۔

(اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب مدوّن کتاب اردو میں فنی تدوین میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان نصابی کتب کی فنی تدوین شامل ہے)

5- اگر کسی مجلّے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لئے بھی نمبر 4 کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجلّہ کا نمبر اشاعت اور ماہ و سال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لئے ج اور شمارہ کے لئے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً:

مفتی نظام الدین شامزئی ، فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماھنامہ الحق اکوڑہ خٹک ، ج۲۸ ش ۲ ، نومبر ۱۹۹۲ ،ص ۳۸ تا ۳۹

(اس کا مطلب ہے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جلد ۲۸، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۹۲ء میں مفتی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ)۔

6- اگر ایک ہی مأخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے میں اس کا مکمل ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالہ جات میں صرف مصنف/ مؤلف اور کتاب کا نام کافی ہے یہی طریقہ مجلّہ میں شائع شدہ مضمون کے سلسلہ میں اختیار کیا جانا چاہیے۔ یہ طریقہ اس لئے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیئے گئے حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا اور دوسرے اگر ایک ہی مصنف/ مؤلف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جاسکتا ہے مثلاً:

مولانا عبدالماجد دریا آبادی ، سیرت نبوی قرآنی ، ص ۱۸۲ ۔

ایک ہی مأخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ مزید آسانی کے لیے مصنف کا سرنیم بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً:

دریا آبادی ، سیرت نبوی قرآنی ص/ ۲۵

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لئے کتاب کے عنوان کے ذکر کے بجائے مصدر بالا/ مصدر مذکور کے الفاظ کا اندراج کرتے ہیں لیکن یہ قاری کے لئے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔

7- قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ (comma) آنا چاہیئے مثلاً:

القرآن الکریم ، البقرۃ ، ۱۸

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع دینے کی ضرورت نہیں دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کے بجائے محض باب وغیرہ کا

اندراج کیا جائے۔

8- احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مؤلف/ مدوّن کا نام، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کا باب، فصل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً:

امام مسلم (مسلم بن حجاج) ، الجامع الصحیح ، مکتبہ الغزالی، دمشق ، سال اشاعت نامعلوم، ج ۸، ص ۱ ۵، کتاب الزکوٰۃ۔

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندارج کیا جاتا ہے۔ اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ فقط مصنف کا مکمل نام یا سرنیم پھر کتاب کا نام اس کے بعد باب اور فصل کا عنوان پھر حدیث نمبر دے دینا بھی کافی ہوگا۔

9- فقہی مسائل میں کتب کا حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب اور فصل کا حوالہ قاری کے لئے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لئے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

ابن نجیم (الشیخ زین الدین) ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، مکتبۃ رشیدیہ کوئٹہ ، سال اشاعت نامعلوم ، ج ۱ ، ص ۲۸۸ ، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان۔

10- تاریخ سے متعلق مأخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیر بحث عنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیئے مثلاً:

ابن جریر طبری (محمد بن جعفر بن محمد) تاریخ الامم والملوک ، مطبعۃ حسینیۃ مصر، سال اشاعت نامعلوم ، ج ۵ ، ص ۲۳ ، زیر عنوان: ذکر سبب مھلک زیاد بن سمیۃ ، وقائع سنۃ ثلاث وخمسین۔

11- لغت یا کسی موسوعۃ (Encyclopaedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ یا ایڈیشن کا ذکر ضروری نہیں موسوعہ کی صورت میں اسکے ٹائٹیل (title) اور مضمون کے عنوان اور مصنف

کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہیں۔لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے مصنف/ مدوّن اور لفظ کے مادّہ کا ذکر کافی ہے۔مثلاً

عبد القيوم ، جرش ، اُردو دائرة معارف ا سلامية۔

(یعنی اُردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبدالقیوم کا تحریر کردہ مضمون)

مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، مادّہ عَنَقَ۔

12- اگر کسی ایم اے/ ایم فل/ پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالہ کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ نگار کا نام، مقالے کا عنوان شعبہ اور یونیورسٹی کا ذکر جس ادارہ کے تحت اس مقالہ کو مکمل کیا گیا ہے اور مقالہ کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے مثلاً:

سیّد مبارک شاہ ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر ناقدانہ نظر (ایم فل مقالہ) شعبہ اسلامیات ، پشاور یونیورسٹی ، ۱۹۹۶ ۔

13- مخطوط کا حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف/ مؤلف کا نام، مخطوطہ کا ٹائٹل اور جہاں پروہ موجود ہے اس لائبریری یا مکتبہ کا نام اور مخطوطہ کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے۔مثلاً:

البيرونی (ابو اليمن محمد بن عبدا لرحمن) الدر المنتخب فی تاريخ مملیكة حلب، عما دة شؤ ون المكتبات مدينة المنورة، نمبر ۱۵۹ ۔

14- اگر کسی رائے کو متعدد کتب سے اخذ کیا گیا ہو تو ان کا بھی مکمل حوالہ دینا ہوگا لیکن حوالہ سے پہلے "دیکھیں" /"مزید تفصیل" کے لئے دیکھیں کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔مثلاً: دیکھیں/ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں

N.J. Coulson, A History of Islamic law, Edinburgh University Press. P-150.

علوم اسلامیہ کے اسکالرز و قارئین کے لیے اہم اطلاع

نوٹ: محرم تا جمادی الثانی مطابق فروری تا جولائی شمارہ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہوگا رجب تا ذی الحج مطابق اگست تا جنوری۔ عام موضوعات پر مشتمل ہوگا۔ لہٰذا مضامین سیرت جنوری تک عام مضامین جولائی تک موصول ہو جانے چاہیئے۔ مضمون کسی دوسرے رسالہ اخبار وغیرہ میں شائع ہوا ہو تو آگاہ کر دیں۔ ہر شخص اپنا مضمون شائع کروا سکتا ہے البتہ مضمون ۱۰ تا ۲۰ صفحات پر مشتمل ہو۔ مضمون کمپوز شدہ یا کاغذ کے ایک سائڈ صاف ستھرا لکھا ہو۔ متن کا سائز 7 +Font4 سائز 14 عنوان کا سائز 24 ذیلی عنوان کا سائز 17 ہو مقالہ کا ایک پرنٹ اور فلاپی یا سی ڈی بھی ارسال فرمادیں۔ ''علوم اسلامیہ'' کا مضمون یا اس کا کوئی حصہ شائع کرنا چاہیں تو مجلہ اور اس کا نمبر و تاریخ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

اگر آپ ''علوم اسلامیہ'' کے مستقل مضمون نگار/ مقالہ نگار بن سکتے ہیں تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مضامین اردو، عربی انگریزی اور سندھی زبان میں تحریر کئے جاسکتے ہیں۔ علوم اسلامیہ دنیا بھر کی لائبریریوں تحقیقی مراکز اور عام قارئین کو پیش کیا جائے گا۔

اساتذہ کرام اہل علم و تحقیق سے گزارش ہے کہ وہ ''علوم اسلامیہ'' کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ ہر ممکنہ تعاون فرمائیں جزاک اللہ خیرا فی الدنیا والاخرۃ

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
چیف ایڈیٹر

تحقیقی مقالات کی ترتیب وتدوین کے اصول

(ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی اور تخصص کے تھیس لکھنے والے

ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع ومانع رہنما کتاب)

ترجمہ

كيف تكتب بحثا أو رسالة دراسة منهجية

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی الازہری

(استاذ جامعۃ الازہر جامعہ قاہرہ وکیمبرج یونیورسٹی برطانیہ)

مترجمین

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

صدر شعبہ اسلامیات قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج
سپروائزر ایم فل/ پی ایچ ڈی ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان
وفاقی اُردو یونیورسٹی۔ کراچی یونیورسٹی۔ ہمدرد یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن

سابق پروفیسر بہاولپور یونیورسٹی

نظر ثانی

پروفیسر حبیب النبی